سوال

اگر جھگڑے کے وقت مجھے خاوند کہے : یہ میرے اور تیرے درمیان علیحدگی ہے ، لیکن اس کا اس سے طلاق مقصد نہ ہو اور نہ ہی اس کی نیت میں طلاق ہو تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول :

طلاق کے الفاظ صریح بھی ہوتے ہیں جو غالبا صرف طلاق میں ہی استعمال ہوتے ہیں ، اور کچھ الفاظ کنایہ کے بھی ہے جو طلاق اور غیر طلاق دونوں میں استعمال کیے جاتے ہیں

پہلی قسم :

صریح الفاظ : ان سے طلاق واقع ہوجاتی ہے چاہے طلاق کی نیت نہ بھی ہو

دوسری قسم : کنایہ کے الفاظ :

جمہور فقہاء جن میں احناف ، شافعی ، اور حنابلہ شامل ہیں کے ہاں نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی ، یا پھر کوئی قرینہ پایا جائے مثلا غصہ کی حالت یا جھگڑا یا بیوی کی جانب سے طلاق کا مطالبہ تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی اگرچہ طلاق کی نیت نہ بھی کی ہو، یہاں قرینہ کو لینا حنفیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (29-26).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ کنایہ کے الفاظ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوگی اگر چہ یہ جھگڑے یا غصہ یا بیوی کے طلاق کا سوال کرنے کی صورت میں بھی ہو

دیکھیں : الشرح الممتع (5/472-473).

صریح طلاق کے الفاظ یہ ہیں کہ : طلاق یا اس سے مشتق الفاظ مثلا طالق یا طلقتک کے الفاظ بولے جائیں

اور کنایہ کے الفاظ یہ ہیں : جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ ، یا میں تمہیں نہیں چاہتا ، یا مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ، یا اللہ نے مجھے تجھ سے راحت دی

کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا یہ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل ہوتے ہیں یا کہ کنایہ کے الفاظ میں ، ان میں " الفراق " یعنی جدائی اور علیحدگی پایا جاتا ہے

اس میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے ، اور شافعی اور بعض حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ صریح الفاظ میں شامل ہوتا ہے ، لیکن راجح یہی ہے کہ جمہور کے مطابق یہ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے

کیونکہ "فراق "کالفظ اگرچہ قرآن مجید میں خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی اور جدائی کے معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن بہت سارے مقامات پر اس کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے

فرمان باری تعالی ہے :

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر رکھو اور آپس میں جدا مت ہو جاؤ آل عمران (103).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اور جنہیں کتاب دی گئی ہے وہ دلیل آ جانے کے بعد آپس میں جدا ہوگئے البینۃ (4).

اسی طرح اکثر لوگ اسے طلاق کے معنی کے علاوہ استعمال کرتے ہیں " انتہی

دیکھیں: المغنی (294/7).

اوپر کی سطور میں جو بیان ہوا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

کنایہ کے الفاظ سے طلاق اس وقت واقع ہوگی جب خاوند نے طلاق کی نیت کی ہو

اور خاوند کا اپنی بیوی سے "یہ میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے " کے الفاظ کہنا طلاق کے کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتے ہیں

اس بنا پر اگر خاوند نے اس سے طلاق کی نیت نہ کی ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

85575